مولانا مفتی محمودؒ کا فتویٰ

نماز جنازہ کے بعد دعاء

پشتو // اردو

مؤلف

مفتی رحمت اللہ امین صاحب

اس رسالہ میں یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ دعاء بعد صلوٰۃ الجنازہ اجتماع نہ کھڑے ہو کر ثابت ہے نہ بیٹھ کر ثابت ہے نہ قبل کسر الصفوف نہ بعد کسر الصفوف بلکہ بدعت اور نا جائز ہے۔

دارالعلوم دیوبند پشاور
ہریانہ روڈ ٹیوب ویل کورونہ پشاور
0306-5909372

مولانا مفتی محمودؒ کا فتویٰ

نماز جنازہ کے بعد دعاء

پشتو // اردو

مؤلف

مفتی رحمت اللہ امین صاحب

اس رسالہ میں یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ دعاء بعد صلوٰۃ الجنازہ اجتماع نہ کھڑے ہوکر ثابت ہے نہ بیٹھ کر ثابت ہے نہ قبل کسر الصفوف نہ بعد کسر الصفوف بلکہ بدعت اور ناجائز ہے۔

دار العلوم دیوبند پشاور

هریانه روڈ ٹیوب ویل کورونہ پشاور
0306-5909372

تعارف تصنیف

کتاب: نماز جنازه کے بعد دعاء

مؤلف: مفتی رحمت الله امین مدظله العالی صاحب

طبع: چهارم

کمپوزنگ: مرحبا کمپوزنگ سنتر جنگی محله پشاور

فون نمبر ۰۳۰۴۹۲۶۰۷۶۷

پریس: الهدیٰ پرنتر ندیم تریده سنتر جنگی محله

دویم کتاب پشتو: دجنازے نه روستو دعاء

ترجمه: ولی الله مسلم یار

طبع: اول

تاریخ طبع ۱۹ فروری ۲۰۱۸

فہرست مضامین

خوش خبری

اس موضوع کے متعلق علماء احناف اور علماء دیوبند کی بہت کتابیں موجود ہیں۔ چند حوالے مختصر دیکھئے۔

دیکھو: خلاصۃ الفتاویٰ: ج:۲ص:۲۲۵ فتاویٰ سراجیہ مع قاضی خان ج ۱/۱/۱۴۱ فتاوی قنیہ :ص ۵۶: ج ۲، فوائد البھیہ : ج ۱ص: ۵۲ مبسوط: ج ۲، ص ۶۴، مدخل: ج ۳/۲۲، بزازیہ مع ھندیہ: ج ۱/ص ۸۰، فتاوی برجندی ج ۱، ص ۱۸۰، فتاوی جامع الرموز: ج ۱۷۴/۱، البحرالرائق: ج ۲/ص ۱۹۷/ فتاوی برھنہ ص ۳۶، مرقاۃ لملاعلی قاری ج ۱، ص ۳۱۹، مجموعہ خانی قلمی ص ۳۴۹/۳ فتاویٰ سعدیہ ص ۱۳۰، مظاہر حق ج ۲، ص ۵۰۷، عالمگیری، ج ۵، ص ۳۱۹ ۱الشامی مع ردالمختار ج: ۳/: ص ۱۳۰ ازیلعی علی ھامش مختصر القدری ص ۳۵ شرح کبیر مع مغنی ج ۱/ص ۲۴۸ المدع شرح المقنع ص ۳۵۴/۲ فقہ السنۃ: ج:۱ص: ۲۷۴ الفقہ

الاسلامی ج:۲۱:ص:۱۵۳۲،فتاوی دارالعلوم دیوبند ج:۴۴ص۲۱۴:ج:۴ ص:۲۵۲ محمودیہ ج:۹:
ص:۱۵۸:احسن الفتاویٰ :ج:۱:۳۳۶ فتاوی رحیمیہ ص۱۰۹ ، خیرالفتاویٰ ج:۱ ص:۲۷۰:مالابدمنہ
خیرالھدی ص۴۶ امدادالاحکام :ج:۱ص۱۹۴،فتاوی خلیلہ ص ۱۲۸امدادالمفتین وغیرہ وغیرہ بہت کتابیں
ہیں زیادہ تفصیل کیلئے بندہ کی کتاب حقیقت الدعاء بعد صلوٰۃ الجنازہ دیکھواس میں ۱۰۰علماء کے فتوی
موجود ہیں: جس پر شیخ الحدیث مولانا حسن جان مدنی شھید کی تقریظ بھی موجود ہے

وما علینا الا البلاغ۔

تنبیہ:۔

یہ رسالہ مولانا مفتی محمود صاحب کی کتاب فتاوی مفتی محمود کا جزء ہے۔ج:۳:۱۰۱: سے تاص۱۱۴تک بندہ نے اسلئے شایع کردیا کہ اس علاقہ میں بہت حضرات دیوبندیت کا دعویدار ہے لیکن علمائے دیوبند کے عقیدہ سے بالکل خبر نہیں مثلاً دعاء مروجہ بعد صلوٰۃ جنازہ کو سب احناف اور علمائے دیوبند بدعت کہتے ہیں اور یہ حضرات مذکورہ دعاء کو فرض سمجھتے ہیں، جو شخص نہ کرے اس کو بے دین، وہابی، پنجپیری، کافر، مرتد، جھنم کے خشاک، شرارتی کہتے ہیں۔کبھی کہتے ہیں جنازہ دوبارہ کرنا چاہئے کبھی میت کی تشبیہ ہندو سے دیتے ہیں، وہ الفاظ جو لوگوں نے بندہ کے متعلق کہا ہیں اور بندہ نے خود سنا ہے، پھر بندہ نے ایک کتاب بنامِ حقیقت الدعاء بعد صلوٰۃ الجنازہ لکھی جس میں ۱۰۰ علماء احناف اور دیوبند کے اقوال موجود تھے لیکن حضراتوں نے نہ خریدا کہ یہ گران قیمت ہے (25) روپے ہمارے پاس نہیں اگر چہ بہت حضراتوں کو ہم نے تحفۃً دی اوران کے اصلاح بھی ہوگی۔لیکن سب کتابیں تحفۃً دینا بندہ کی طاقت سے باہر بات تھی اس لیے یہ رسالہ شائع کردیا کہ اس میں تفصیل بھی کافی ہے اور قیمت بھی کم اور عالم بھی مشہور، خدا کرے کہ یہ حضراتو کیلئے بدعت سے بے بزاری کا سبب بن جائے اور سنت سے ملنے کا سبب بن جائے اور بندہ کیلئے صدقہ جاریہ بن جائے۔

اللھم ارینا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

نماز جنازہ کے فوراً بعد اور دفنانے کے بعد چالیس یا ستر قدم چل کر دعاء مانگنا بدعت ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ آیا نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا یا قبر پر اذان دینا اور چالیس یا ستر قدم پر دعا مانگنا کیا حدیث اجماع اور فقہ سے ثابت ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

﴿ج﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: (۱) نماز جنازہ کے بعد دفن سے قبل دعا بطریق مروج مانگنا مکروہ ہے۔ کما فی المرقاۃ لملا علی القاری ص ۳۶۹ ج ۳ ولایدعو للمیت بعد صلوۃ الجنازۃ لانہ یشبہ الزیادۃ فی صلاۃ الجنازۃ وفی البزازیہ علی ھامش العالمگیریہ لایقول بالدعاء بعد صلاۃ الجنازۃ لانہ دعا مرۃ لان اکثرھا دعاء ا ہ۔

وفی البحر الرائق ص ۱۸۳ ج ۲ وقید بقولہ بعد الثالثۃ لانہ لایدعو بعد التسلیم کما فی الخلاصۃ وعن الفضلی لاباس بہ وقال فی البرجندی شرح مختصر الوقایہ ص ۱۸۰ ج ۱ ولایقوم بالدعاء بعد صلاۃ الجنازۃ لانہ یشبہ الزیادۃ فیھا کذا فی المحیط وعن ابی بکر بن حامد ان الدعاء بعد صلوۃ الجنازۃ مکروہ وقال محمد بن الفضلی لاباس بہ کذافی القنیۃ. ا ہ. (۲) اذان علی القبر جائز نہیں ہے۔ کما قال فی الشامیۃ ص ۲۸۳ ج ۱ قیل وعند انزال المیت القبر قیاساً علی اول خروجہ للدنیا لکن ردہ ابن حجر فی شرح العباب (۳) اس کا شرعاً کوئی ثبوت نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

دعاء بعد الجنازہ اور قل خوانی کو دین کا جزء قرار دینا بدعت ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ دعا بعد نماز جنازہ فرض ہے یا واجب ہے۔ سنت ہے جائز ہے یا نہ؟ اور اگر کوئی شخص جنازہ کے بعد یت کے ہوتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر دعا نہ مانگے اور اس پر لوگ ناراض ہو جائیں۔ اور کہیں کہ فلاں مولوی مانگتا تھا۔ فلاں مانگتا تھا۔ لہٰذا شریعت میں اس کا ثبوت ہے۔ اور مانگنی ضروری ہے تو کیا براہ قرآن وحدیث اس کو توڑنا چاہیے یا نہ؟ ورنہ مانگنے والے کو وہابی نجدی کہا جائے۔ قرآن وحدیث

عمل صحابہ کے خلاف ہے یا نہ؟ اور نیاز جمعرات اور قل خوانی عوام اور دیہاتی مولوی ان رسومات کو دین کا جزو قرار دے رہے ہیں۔ ازروئے قرآن وحدیث وعمل صحابہ ثابت ہے یا نہ؟ سائل مولوی محمد مطیع اللہ صاحب۔

﴿ج﴾

دعا بعد از نماز جنازہ ہاتھ اٹھا کر بہیئتہ اجتماعیہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ وصحابہ وتابعین وسلف صالحین کے زمانہ میں ثابت نہیں۔ اس لیے اس کو ضروری قرار دینا اور اس کے تارک پر طعن وتشنیع کرنا بدعت سیئہ اور ناجائز ہے۔ نیز رسم قل خوانی مروجہ طریقہ پر ثابت نہیں ہے۔ اس کو دین کا جزء قرار دینا بدعت ہے۔ جس کا ترک لازم ہے۔ واللہ اعلم

دعاء بعد الجنازہ ناجائز ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ دعا بعد الجنازہ ہاتھ اٹھا کر مانگنا جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو اس کا ثبوت احادیث وفقہ سے ہے یا نہیں اور اگر نہیں تو اس کا جواب مع ادلہ قطعیہ دیجیے۔

﴿ج﴾

نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا چونکہ حضور ﷺ اور صحابہ وتابعین سے ثابت نہیں۔ اس لیے فقہاء اسے ناجائز اور مکروہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ تیسری صدی ہجری کے فقیہ امام ابوبکر بن حامد متوفی ۴۵۴ھ اور شیخ الاسلام علامہ سعدی متوفی ۴۶۱ھ فرماتے ہیں۔

لایقوم الرجل بالدعاء بعد صلوۃ الجنازۃ (قنیہ ص ۵۶ ج ۱) وفی الفتاوی السراجیہ اذا فرغ من الصلوۃ لایقوم داعیا لہ (فتاوی سراجیہ مع قاضی خان ص ۱۴۱ ج ۱) لایدعو بعد التسلیم والبحر الرائق ص ۱۸۳ ج ۲) ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ ولا یدعو للمیت بعد الجنازۃ لانہ یشبہ الزیادۃ فی صلوۃ الجنازۃ (مرقاۃ شرح مشکوۃ) ولایقوم بالدعاء بعد صلوۃ الجنازۃ لانہ دعامرۃ لان اکثرھا دعاء (بزازیہ مع ہندیہ ص ۸۰ ج ۱) کتب مذکورہ کے علاوہ خلاصۃ الفتاوی ص ۲۲۵ ج ۱ کتاب المدخل ص ۲۲ ج ۳ فتاوی برجندی ص ۱۸۰ ج ۱ فتاوی برہنہ ص ۳۶ مجموعہ خانی ص ۳۴۹ مظاہر الحق شرح مشکوۃ ص ۵۷ ج ۲ نفع المفتی ص ۱۴۳ وغیرہ میں بھی اس کی ممانعت اور کراہت منقول ہے۔ (احسن الفتاوی ص ۱۱۷) فقط واللہ تعالی اعلم۔

۵

جنازہ کے بعد صفیں توڑ کر دعاء کرنا بھی سنت سے ثابت نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ حال میں ایک اشتہار نظر سے گزرا ہے۔ جس کا عنوان تھا کہ نماز جنازہ کے بعد صفیں توڑ کر دعا مانگنا سنت ہے۔ یہ صحیح ہے یا غلط اگر صحیح ہے تو واضح کر دیں کہ سنت موکدہ ہے یا غیر موکدہ اور غلط ہے تو کیا دلیل ہے۔ آنحضور ﷺ نے کسی جنازہ کے بعد دعا مانگی ہے۔ یا کہ دعا مانگنے کا حکم فرمایا ہو۔ یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کوئی ایسی چیز منقول ہو۔

﴿ج﴾

پیارے نبی ﷺ صحابہ کرام تابعین عظام وتبع تابعین نے نماز جنازہ کے بعد مستقل دعا (جو کہ آج کل معروف ہے) نہیں مانگی۔

ا۔ خیر القرون میں معمول نہیں تھا۔ نہ صفوف کے توڑنے سے قبل اور نہ بعد اس کے اس لیے اس کو مسنون قرار دینا اور نہ مانگنے والے کو مطعون وملامت کرنا بدعت ہے۔ اور احتراز لازم ہے۔

دلائل عدم جواز دعاء بعد الجنازہ

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ بعد صلوٰۃ جنازہ کے دعا جائز ہے یا اور کوئی ثبوت قرآن واحادیث نبوی سے بھی ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

دلائل عدم جواز دعاء بعد الجنازہ۔ بحر الرائق ص ۱۸۳ ج ۲ وقید بقوله بعد الثالثة لانه لایدعو بعد التسلیم کما فی الخلاصه فتاوی بزازیه جو عالمگیری جلد چہارم کے حاشیہ پر ہے الباب الخامس والعشرون فی الجنائز ص ۹۰ کے حاشیہ میں تحریر ہے ولا یقول بالدعاء بعد صلوة الجنازة لانه دعا مرة لان اکثرها دعاء فتاویٰ سراجیہ۔ کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ علی الجنازۃ کے اخیر میں درج ہے واذا فرغ من الصلوة لایقوم بالدعاء اور مرقات شرح مشکوۃ میں ہے۔ لایدعو للمیت بعد صلوة الجنازة لانه یشبه الزیادة فی صلوة الجنازة خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے لایقوم بعد صلوة الجنازة بالدعاء

فتح القدیر میں ہے۔ ثم المسبوق یقضی مافاته من التکبیرات بعد سلام الامام نسقاً بغیر دعاء لانه لو قضاها به ترفع الجنازة فتبطل الصلوة لانها لاتجوز الابحضورها (وهذا المضمون یوجد فی العنایة علی هامش فتح القدیر والشامی وغیرهما۔ (العالمگیری وقاضی خان) مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے۔ حدثنا الاحوص عن مغیرة عن ابراهیم قال اذا فاتتک تکبیرة او تکبیرتان علی الجنازة فبادر فکبر مافاتتک ان ترفع ص ۱۷۷ ج ۴) برجندی شرح مختصر الوقایہ میں ہے عن ابی بکر بن حامد ان الدعاء بعد صلوة الجنازة مکروه ان دلائل کے علاوہ یہ بھی واضح ہو کہ جس چیز کا ثبوت نبی کریم ﷺ صحابہ وتابعین وسلف صالحین سے ہرگز نہ ہو اس پر التزام کرنا اور اس کو موجب ثواب کہنا اور تارکین پر انکار کرنا اور ان سے اختلاف ونزاع پیدا کرنا بدعت سیئہ ہے من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهورد۔ (الحدیث مشکوۃ) اور اس ہیئت کے ساتھ کہیں دعا منقول نہیں ہے اس لیے اس کا ترک لازم ہے حضرت علامہ مفتی کفایۃ اللہ صاحب قدس سرہ کا ایک فتویٰ پیش کرتا ہوں۔ جب نماز جنازہ کے بعد اجتماعی دعا کی ہیئت کذائیہ منقول اور خیر القرون میں معمول نہیں ہے مانعین دعائے اجتماعی کے دلائل اوفق بما کان علیہ السلف الصالحون اور قوی ہیں۔ لہٰذا اس دعائے اجتماعی مروج کا ترک لازم ہے۔ محمد کفایۃ اللہ کان اللہ لہ اور حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کے پیچھے دار العلوم دیوبند کی مہر ہے اور مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی کی تصدیق ہے۔ الجواب صحیح۔

دعاء بعد الجنازہ کرنے کے سبب امامت سے معزول کرنا درست نہیں

(س)

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ ذیل میں

ایک شخص کسی مسجد کا پیش امام ہے۔ حنفی مذہب رکھتا ہے۔ خود عالم ہے۔ احادیث اور کتب فقہ حنفی کی رو سے نماز جنازہ کے بعد مستقلاً اجتماعی دعائے التزام کو مکروہ سمجھتا ہے۔ اسی بنا پر وہ جنازہ نماز کے بعد دعا نہیں مانگتا اسی مسئلہ کی وجہ سے کچھ لوگ اسے امامت سے ہٹانے پر مصر ہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایک عالم باعمل متشرع پیش امام کو صرف اسی وجہ سے امامت سے معذول لیا جاسکتا ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکنے والے حق بجانب ہیں۔ بینوا توجروا۔

﴿ج﴾

نماز جنازہ کے بعد اجتماعی رنگ میں دعا کرنا فقہاء حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ پس پیش امام مذکور کا عمل اور قول درست ہے۔ اس بنا پر اس کو امامت سے ہٹانا درست نہیں۔ بحر میں ہے۔ ولا یدعو بعد التسلیم صفحہ ۱۸۳ جلد ۲ حضرت ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں۔ ولا یدعو للمیت بعد صلوۃ الجنازۃ لانہ یشبہ الزیادۃ فی صلوۃ الجنازۃ. فقط واللہ اعلم۔

صرف بعد الجنازۃ دعا نہ مانگنے کی وجہ سے یا اس کو مکروہ سمجھنے کی وجہ سے کوئی امام جب کہ وہ عالم باعمل اور حنفی مذہب کا مقلد ہو۔ اور اس میں دوسرا کوئی عیب مانع عن استحقاق امامت نہ ہو۔ نہ مطعون ہوتا ہے۔ اور نہ قابل ملامت اور نہ اسے اس بنا پر امامت سے معزول کیا جا سکتا ہے۔ مقتدیوں پر لازم ہے۔ کہ وہ آئمہ مساجد اور علماء پر ایسے مسائل میں اس طرح کی مؤاخذات چھوڑ دیں۔ اور علماء دین کی قدر کریں۔ اس طرح کے مسائل میں پڑ کر نزاع کرنا اور مسلمانوں میں افتراق ڈالنا۔ جائز نہیں۔ نیز پیش امام کو بھی چاہیے کہ عوام الناس کو ایسے مسائل میں حکمت اور مصلحت کے ساتھ محبت پیار سے سمجھائیں۔ واللہ اعلم

نماز جنازہ دراصل میت کے لیے دعاء ہے اس لیے بعد نماز جنازہ کوئی اور دعاء مشروع نہیں

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین دریں مسئلہ کہ دعا بعد جنازہ ہاتھ اٹھا کر مانگنا جائز ہے یا نہ۔ کہیں قول و فعل حضور اکرم ﷺ و فعل صحابہ و امام اعظمؒ کا ملتا ہے۔ بینوا توجروا۔

﴿ج﴾

دعا بعد از جنازہ قبل از دفن مکروہ ہے۔ سلف صالحین کے زمانہ میں یہ دعا بالکل نہیں تھی۔ نیز احادیث اور اقوال فقہاء کرام میں بھی اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ البتہ بعد از دفن دعا کا ثبوت ہے۔ جس کو علامہ شامی نے جلد اول ص ۶۶۱ پر نقل کیا ہے۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علی قبرہ وقال استغفروا لاخیکم واسئلوا اللہ لہ بالتثبیت فانہ الان یسئل۔ اس میں صاف ظاہر ہو گیا کہ یہ دعا بعد از دفن ہے۔ جیسا کہ فانہ الان یسأل کے الفاظ اس پر دال ہیں' شامی نے اس صفحہ پر لکھا ہے کہ مسبوق امام کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیرات کو نسقاً ادا کرے کیونکہ سلام کے بعد میت فوراً اٹھالی جاتی ہے۔ بحر الرائق جلد ثانی ص

لانه لایدعو بعد التسلیم کما فی الخلاصۃ ۔نیز سراجیہ میں ۱۸۵ میں ہے۔وقید بقوله بعد الثالثة لانه لایدعو بعد التسلیم کما فی الخلاصة ۔نیز سراجیہ میں ہے۔ ولایقوم بالدعاء علی الجنازة بعد السلام. ان تمام فقہاء کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا ایک شنیع بدعت ہے۔خاص کر اس کو التزام کے ساتھ تو اور بھی برا ہے اور جہاں دعاء کا ثبوت ملتا ہے۔اس سے مراد قبل از دفن نہیں ہے۔ورنہ فقہاء اس کے خلاف قدم نہ اٹھاتے بلکہ بعد از دفن مراد ہے اور اسی پر عبداللہ بن سلام کے قول کو محمول کرنا پڑے گا۔انھوں نے جو فرمایا ہے ان سبقتمونی بالصلوة علیه فلا تسبقونی بالدعاء اور جس دعا کا احادیث اور اقوال صحابہ میں قطعاً ثبوت نہ ہو اس پر کیسے ان الفاظ کو محمول کیا جائے نیز یہ حدیث جو بدعتی حضرات پیش کرتے ہیں کہ اذا صلیتم علی الجنازة فاخلصوا الدعاء له اس سے قبل از دفن دعا ہرگز مراد نہیں ہے' کیونکہ اس پر ابن ماجہ نے باب باندھا ہے کہ اس سے مراد دعا فی صلوٰۃ الجنازۃ ہے۔یعنی اثناء تکبیرات میں جو دعا پڑھی جاتی ہے۔وہی اس حدیث سے مراد ہے۔بدعتی کہتے ہیں کہ اس حدیث میں فاخلصوا الدعاء له ہے یہ فاء تعقیب کے لیے ہے لہٰذا مطلب یہ ہوگا کہ نماز ہو چکنے کے بعد دعا مانگنا اس سے ثابت ہو گیا اس کا جواب یہ ہے کہ یہ فاء ایسی ہے۔جیسا کہ حدیث میں انما جعل الامام لیؤ تم به فاذا کبر فکبروا واذا رکع فارکعوا یا اذا کانت الشمس ظالعة فالنهار موجود فما هو جوابکم فهو جوابنا– والله اعلم.

عدم دعاء بعد الجنازہ کے تفصیلی دلائل

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید دعا بعد الجنازہ کا انکار کرتا ہے اور اس کے مقابلہ میں عمرو کہتا ہے۔کہ دعا بعد الجنازہ مانگنی چاہیے حتیٰ کہ یہاں تک کہتا ہے کہ جو شخص دعا بعد الجنازہ نہ پڑھے۔وہ مرتد اور کافر ہے۔لیکن آپ اس مسئلہ متنازع فیہ کو از روئے شرع شریف بالتفصیل اور بدلائل واضح فرمائیں۔

﴿ج﴾

نماز جنازہ کے بعد جو مروجہ دعا مانگی جاتی ہے یعنی نماز جنازہ سے فارغ ہو کر قبل از دفن ہاتھ اٹھا کر ہیئۃ اجتماعیہ کے ساتھ اس کا ثبوت نہ حضور ﷺ سے ہے۔جو کہ امت پر انتہائی شفقت کرنے والے تھے۔اور نہ خلفائے راشدین سے اور نہ ان کے بعد صحابہ اور تابعین سے اگر اس کا ثبوت ہوتا تو وہ اس کے کرنے میں ہم سے سبقت کرتے تو خیر القرون میں عدم ثبوت صاف دلیل ہے اس بات کی کہ یہ بدعت اور ضلالۃ ہے جس کا ترک

لازم ہے۔ اگر بالفرض یہ دعا مباح بھی ہو جائے پھر بھی اس کا ترک لازم و واجب ہے۔ اس وقت جب کہ نہ مانگنے والوں کو ملامت کیا جاتا ہے۔ خصوصاً جب کہ اس دعا کو مدار ایمان ٹھہرا کر نہ مانگنے والوں کو بعض جگہ کافر و مرتد کہا جاتا ہے۔ لحدیث عبدالله بن مسعود رضی الله عنه لایجعل احدکم للشیطان شیئامن صلاته یری ان حقا علیه ان لاینصرف الا عن یمینه لقد رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم کثیرا ینصرف عن یساره قال القاری فی المرقات ص ۱۳۱ ج ۳ فی شرح هذا الحدیث من اصر علی امر مندوب و جعل عزما ولم یعمل بالرخصة اصاب منه الشیطان من الاضلال فکیف من اصر علی بدعة او منکر انتهی. نیز فقہاء کے مسلم اصل کے تحت کہ ہر امر مباح یا مندوب جس کو عوام سنت یا واجب کا درجہ دیدیں۔ وہ مکروہ بن جاتا ہے۔ اور اس کا ترک ضروری ہے۔ جیسا کہ صاحب درالمختار نے سجدہ شکر کی بحث میں لکھا ہے۔ لان الجهلة یعتقدونها سنة او واجبة و کل مباح یؤدی الیه فمکروه الخ ص ۵۷۷ ج ۱. تو جب کہ یہ دعا بدعۃ ہے۔ تو اس پر مصرین سراسر اضلال کو حاصل کرنے والے ہیں۔ اور فعل اس کا قریب الحرام بلکہ حرام ہونا چاہیے نیز فقہاء کرام کی عبارتیں صراحۃ و دلالۃ اس دعا کی نفی کرتی ہیں۔ چنانچہ بعض فقہاء نے محیط سے نقل کیا ہے: لایقوم الرجل بالدعاء بعد صلوة الجنازة اور کبیری سے منقول ہے فی السراجیة اذا فرغ من الصلوة لایقوم بالدعاء اور علامہ ملا علی قاری مکی حنفی رحمۃ اللہ علیہ مرقات شرح مشکوۃ کی کتاب الجنائز باب المشی بالجنازۃ والصلوۃ علیہا میں تحت حدیث مالک بن ہبیرہ تحریر فرماتے ہیں۔ لایدعو للمیت بعد صلوة الجنازة لانه یشبه الزیادة فی الصلوة ص ۱۷۰ ج ۴ یعنی صلوۃ الجنازۃ جو حضور ﷺ سے ثابت ہے۔ اس میں نماز جنازہ کے علاوہ دعا وغیرہ ثابت نہیں۔ لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة تو دعا وغیرہ کرنا سنت پر زیادتی ہو جاویگی۔ جو کہ بدعۃ کی صورت میں ظاہر ہوگی لہٰذا دعا نہ مانگی جاوے۔ بلکہ دعا تو نماز جنازہ ہی ہے۔ چنانچہ علامہ شامی وغیرہ ردالمختار ص ۶۴۲ ج ۱ میں تحریر فرماتے ہیں۔ فقد صرحوا عن اخرهم بان صلوة الجنازة هی الدعاء للمیت اذهو المقصود منها. انتهی۔ اور بزازیہ علی ہامش عالمگیریہ ص ۹۰ ج ۴ میں ہے۔

لایقوم بالدعاء للمیت بعد صلوة الجنازة لانه دعا مرة لان اکثرها دعاء الخ۔ اور دلالۃ جملہ کتب فقہ میں اس دعا کی نفی ہے۔ درمختار علی هامش ردالمحتار ص ۶۴۷ ج ۱ میں ہے والمسبوق لا یبدأ بما فاته وقال ابو یوسف یکبر حین یحضر (کما لاینتظر الحاضر) فی (حال التحریمة) بل یکبر اتفاقاً للتحریمة لانه کالمدرک ثم یکبر ان ما فاتهما بعد الفراغ

نسقاً بلا دعاء ان خشیا رفع المیت علی الاعناق الخ شامی (قوله علی الاعناق) مفهومه انه لو رفعت بالایدی ولم توضع علی الاعناق انه لا یقطع التکبیر الخ وفی فتح القدیر ص ۴۶۲ ج ۱ ثم المسبوق یقضی مافاته من التکبیرات بعد سلام الامام نسقاً بغیر دعاء لانه لوقضی به ترفع الجنازة فتبطل لانها لا یجوز الا بحضورها الخ وفی البحر (مطبوعه ایچ ایم سعید کراچی ص ۱۸۵ ج ۲) ثم عندهما یقضی مافاته بغیر دعاء لانه لو قضی الدعاء رفع المیت فیفوت له التکبیر الخ . یہ عبارتیں ملاحظہ ہوں۔ معتبرات فقہ حنفیہ کی اور جملہ کتب فقہ میں مسبوق کے بارے میں اس قسم کی عبارات ہیں ان عبارات کا حاصل یہ ہے۔ کہ جو شخص تکبیر ثالث کے بعد نماز جنازہ میں شریک ہو تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد فقط تین تکبیر فرض متصلاً قضاء کرے۔ ان کے درمیان دعا نہ پڑھے۔ اس لیے کہ اگر وہ دعائیں درمیان میں قضا کرے گا تو جنازہ لوگ اٹھالیں گے۔ اور اس کی نماز جنازہ کے اٹھانے سے ٹوٹ جائے گی۔ یعنی سنت طریقہ یہ ہے کہ نماز پورا کرنے کے بعد جنازہ فوراً اٹھایا جاتا ہے۔ تو فقط فرض پڑھے تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ فرض بھی نہ پوری ہو سکے۔ اور جنازہ کے اٹھانے سے نماز بالکل باطل ہو جاوے۔ یہ کوئی بھی نہیں لکھتا کہ نماز جنازہ پڑھ لینے کے بعد امام اور قوم سنت دعا مانگیں گے۔ جنازہ تو پڑا رہے گا۔ لہٰذا مسبوق تسلی سے فرض تکبیر اور درمیان میں دعائیں ادا کرے۔

اگر دعا مروجہ کا ثبوت ہوتا تو جمیع فقہاء کرام لکھتے اس لیے کہ انھوں نے مباحات تک بیان کر دیے ہیں تو ان کا نہ بیان کرنا بلکہ صراحۃً اور دلالۃً فقہاء کا نفی کرنا۔ بدعۃ سیئہ ہونے کی دلیل ہے۔ لہٰذا ہیئت اجتماعیہ کے ساتھ دعا مانگنا قبل از دفن کہیں بھی ثابت نہیں۔ البتہ بعد دفن کے اجتماعی دعا ثابت ہے۔ وہاں بے شک مانگی جاوے۔ کہ کہ مانگنے پر سنت کا ثواب ملے گا مشکوٰۃ میں ہے۔ سلوا اللہ له التثبیت فانه الأن یسأل الحدیث جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ایک میت کے دفن کرنے کے بعد فرمایا' نیز حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی قبر عبدالله البجا دین الحدیث وفیه لما فرغ من دفنه استقبل القبلة رافعاً یدیه صحیح ابی عوانه اسی طرح ابوداؤد میں ہے۔ کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علی قبره وقال استغفروا لاخیکم واسئلوا الله له بالتثبیت فانه الأن یسأل شیطان اسکو سمجھ گیا ہے کہ سنت پر چلنے میں اس امۃ کی کامیابی ہے۔ لہٰذا سنت طریقہ سے اس کو ہٹایا جائے تو گمراہ ہوگی بوجہ اس حدیث کے کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة وفی روایة کل ضلالة فی النار وہ معمولی فرق پر سنت سے ہٹا کر غیر سنت کا التزام کرا کر گمراہی میں ڈال دیتا ہے۔ لیکن ہم انسان ناسی ہیں۔ دشمن کے دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ سنت پر اس امت کو جمع کرے) واللہ تعالیٰ اعلم۔

جن جنازوں کے بعد دعاء نہیں مانگی گئی ان میتوں کے دفن کو ہندوؤں سے تشبیہ دینا بہت بری بات ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں؟

ایک شخص نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد نماز جنازہ دعا مانگی بعض لوگوں نے جب اس سے اس مسئلہ کے بابت پوچھا تو اس نے کہا۔ جن شخصوں کے جنازہ میں دعا نہیں مانگی گئی۔ یوں سمجھو کہ ایک ہندو یعنی کافر کو دفن کیا ہے۔ بعدازاں قبر پر اذان کہلائی۔ کیا یہ شخص امامت اور خطابت کرسکتا ہے یا نہیں اور اس قسم کے الفاظ کہنے والا کس مسلک سے منسلک ہے۔

﴿ج﴾

نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا دفن سے پہلے چونکہ حضور ﷺ اور صحابہ وتابعین سے ثابت نہیں اس لیے فقہاء اسے ناجائز اور مکروہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ تیسری صدی ہجری کے فقیہ امام ابوبکر بن حامد فرماتے ہیں۔ ان الدعاء بعد صلوة الجنازة مکروہ (فوائد بھیہ ص۱۵۲ ج۱) شمس الائمہ حلوانی متوفی ۴۵۴ھ اور شیخ الاسلام علامہ سعدی متوفی ۴۶۱ فرماتے ہیں لایقوم الرجل بالدعاء بعد صلوة الجنازة (قنیہ ص۵۶ ج۱) وفی الفتاوی السراجیہ ص۱۴۱ ج۱) اذا فرغ من الصلوة لایقوم داعیاله۔ ملاعلی قاری فرماتے ہیں۔ ولایدعو للمیت بعد الجنازة لانه یشبه الزیادة فی صلوٰة الجنازة (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص۱۷۰۔ج۴) ولایقوم بالدعاء بعد صلوة الجنازة لانه دعا مرة لان اکثرها دعاء (بزازیہ مع ہندیہ ص۸۰ ج۱) کتب مذکورہ کے علاوہ خلاصۃ الفتاوی ص ۲۲۵ ج۱ کتاب المدخل ص۲۲ ج ۳ فتاوی برجندی ص۱۸۰ ج۱ فتاوی برہنہ ص۳۶ مجموعہ خانی ص ۳۴۹ مظاہر حق شرح مشکوٰۃ ص ۵۷ ج ۲ نفع المفتی ص۱۲۳ وغیرہ میں اس کی ممانعت اور کراہت منقول ہے۔ ملاحظہ ہو احسن الفتاوی ص ۱۱۷) صورت مسئولہ میں اس شخص کا قول غلط اور نہایت قبیح ہے۔ اور مسلمانوں کے مردوں کو ہندوؤں سے تشبیہ دینا انتہائی جہالت ہے۔ اس کو توبہ تائب ہو جانا چاہیے۔ اذان علی القبر کسی شرعی دلیل سے ثابت نہیں اس لیے بدعت ہے۔ قال فی الشامیة وفی الاقتصار علی ماذکرہ من الوارد اشارة الی انه لایسن الاذان عند ادخال المیت فی قبره کما هو المعتاد الان وقد صرح ابن حجر فی فتاواه بانه بدعة (شامی ص ۶۲۰ ج ۱) من البدع التی شاعت فی الهند الاذان علی القبر (درالبحار) پس اگر یہ شخص اس قسم کی بدعت کرتا ہے۔ اور مسائل دین سے جاہل ہے تو اس کو امامت سے ہٹانا چاہیے۔ اگر وہ توبہ تائب ہو جائے تو اس کی امامت درست ہے۔ فقط واللہ اعلم

دعاء بعد الجنازہ قرون مشہود لہا بالخیر میں رائج نہ تھی

﴿س﴾

ا۔ بعد نماز جنازہ کے ہاتھ اٹھا کر دعا مروجہ اجتماعیہ مانگنا جائز ہے یا نا جائز ہے؟

۲۔ دعا بعد جنازہ اور اسقاط مروجہ کو بدعت سیئہ کہنا جائز ہے یا نہ؟ ۳۔ رسمی ختم آگے طعام رکھ کر پڑھنا جائز ہے؟ ۴۔ ہم المفلحون کے آگے ختم پڑھنا جیسے ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین۔ الخ ما کان محمد وغیرہ پڑھنا۔

۵۔ مندرجہ ذیل الفاظ اسقاط مروجہ بعد صلوٰۃ جنازہ کے میت کی چارپائی کے دائیں جانب بیٹھ کر مولوی صاحب وارث میت کو قرآن پکڑا کر کہلوایا جاوے جائز ہے یا نہ؟

موجب فدیہ نمازاں دے اور روزہ کے حق خدا پاک کے اوپر گردن اس میت کے تھے، بعض ادا ہوئے اور بعض ادا نہ ہوئے وغیرہ وغیرہ

﴿ج﴾

نماز جنازہ خود دعا ہے۔ اسلام نے میت کے لیے جو دعا کا یہ طریقہ تجویز کیا ہے۔ اس کے بعد دعا مانگنا ہیئت اجتماعیہ کے ساتھ کہیں ثابت نہیں ہے۔ بلکہ فقہاء کرام نے اس کو منع فرمایا ہے۔ جملہ کتب فقہ میں تقریباً اس کا منع موجود ہے۔ البتہ بعد دفن کرنے پر اجتماعی دعا ثابت ہے۔ وہاں بیشک مانگ لیا کریں۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ سے ایک میت دفن کرنے کے بعد فرمایا۔ **سلوا اللہ لہ بالتثبیت فانہ الان یسئل الحدیث مشکوۃ.**

۲۔ یہ بدعت حسنہ نہیں ہے۔ بدعت حسنہ وہ ہوتی ہے کہ جس کا منشاء زمانہ نبوت میں موجود ہو۔ وہاں بوجہ عدم ضرورت نہ کیا گیا۔ اور اب اس کی ضرورت پیدا ہوگئی ہے۔ جیسے تدوین کتب حدیث وغیرہ لیکن دعا و اسقاط وغیرہ کی ضرورت وہاں بھی ایسی تھی جیسے اب ہے۔ لیکن اس کے باوجود حضور ﷺ صحابہ کے حالات میں ایسا عمل ثابت نہیں۔ اور اس کو من الدین اور ثواب سمجھنا ضرور بدعت سیئہ ہوگا۔ جس سے بچنا لازم ہے۔ ۳۔ یہ بھی بدعت ہے اس لیے کہ ثابت نہیں۔ ۴۔ یہ طریقہ بھی ثابت نہیں اس لیے بدعت ہے۔ ۵۔ یہ طریقہ بھی خیر القرون میں معمول اور سلف الصالحین سے ثابت و منقول نہیں۔ اس لیے بدعت ہے۔ واللہ اعلم۔

نماز جنازہ کے بعد دعاء مانگنے کو ضروری سمجھنے اور نہ مانگنے والوں پر طعن کرنیوالے امام کے پیچھے نماز مکروہ ہے

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ نماز جنازہ کے سلام کے بعد میت دفنانے سے پہلے امام اور مقتدیوں کو مل کر ہاتھ اٹھا کر میت کے لیے دعا مانگنا شریعت میں ثابت ہے۔ یا نہیں اور جو امام جنازہ کی نماز کے بعد میت اٹھانے سے پہلے اجتماعی دعا نہ مانگتا ہو صرف اس وجہ سے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا کیسا ہے۔ مدلل جواب دیں۔

﴿ج﴾

کتب فقہ میں لکھا ہے کہ نماز جنازہ دعا ہے۔ واسطے میت کے لہٰذا اور کوئی دعا بعد نماز جنازہ کے دفن سے پہلے مشروع نہیں۔ صحابہ وتابعین اور تبع تابعین سے یہ دعا ثابت نہیں۔ شامی میں ہے۔ فقد صرحوا عن اخرهم بان صلوة الجنازة هی الدعاء للمیت الخ ص ۶۴۲ ج ۱۔ وفی خلاصة الفتاوی لایقوم بالدعاء بعد صلوة الجنازة. وفی البزازیه لایقوم بالدعاء بعد صلوة الجنازة. وفی شرح المشکوة ولایدعو للمیت بعد صلوة الجنازة لانه یشبه الزیادة فی صلوة الجنازة.

پس معلوم ہوا کہ میت کے جنازہ کے بعد اور کچھ دعا نہ کرے۔ کہ صلوۃ جنازۃ خود دعا للمیت ہے۔ لہٰذا اس مروجہ دعا کو ترک کرنا چاہیے۔ اور امامت اس کی درست ہے۔ البتہ اگر وہ دعا کو لازم اور ضروری سمجھتا ہے اور اس کو کبھی بھی ترک نہیں کرتا۔ اور دعا نہ مانگنے والوں پر طعن کرتا ہے تو اس کی امامت مکروہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

جنازہ کے بعد بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر دعا کرنے کا حکم

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ آج کل بعض لوگ نماز جنازہ کے بعد متصلاً بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر میت کے لیے دعا و استغفار کرتے ہیں۔ یہ دعا حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قولاً۔ فعلاً یا تقریراً ثابت ہے یا نہیں اگر ثابت ہے تو یہ دعا فرض ہے یا واجب یا سنت ہے۔ یا مستحب ہے۔ بینوا توجروا۔

﴿ج﴾

نماز جنازہ کے بعد دفن سے پہلے دعا مانگنا چونکہ حضور اکرم ﷺ اور صحابہ وتابعین سے ثابت نہیں۔ اس لیے فقہاء اسے ناجائز اور مکروہ کہتے ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ ولایدعو للمیت بعد الجنازة لانه یشبه

الزيادة فی صلوة الجنازة (مرقاۃ شرح مشکوۃ) تیسری صدی ہجری کے فقیہ امام ابوبکر بن حامد فرماتے ہیں۔ ان الدعا بعد صلوة الجنازة مکروه (فوائد بهیه ص ۱۵۲ ج ا کتب مذکورہ کے علاوہ خلاصۃ الفتاویٰ ص ۲۲۵ ج ا کتاب المدخل ص ۲۲ ج ۳ فتاوی برجندی ص ۱۸۰ مجموعہ خانی ص ۳۴۹ مظاہر حق شرح مشکوۃ ص ۵۷ ج ۶ وغیرہ میں بھی اس کی ممانعت وکراہت منقول ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

دعاء بعد الجنازہ کی شرعی حیثیت

﴿س﴾

ماتقولون فی الدعا بعد صلوة الجنازة متصلاً بالسلام مع الامام والقوم يقرؤن الفاتحة مرة وسورة الاخلاص ثلاثاً ويعد هذا العمل من المستحبات حتى اذا ترك هذا الدعاء فيعاتب التارك عتاباشديدا. الا ان زيدا يقول ان هذه الدعاء بهذه الكيفية بدعة قبيحة لا اصل لها فی القرون الاولی واما عمرو فيقول لاقباحة فی هذه الدعاء لان نفس الدعاء ثابت بالكتاب والسنة. فبينوا وتوجروا.

﴿ج﴾

زید کا قول درست ہے۔ خیر القرون میں اس دعا کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ فقہاء حنفیہ اس دعا کو مکروہ تحریمی لکھتے ہیں۔ فقط واللہ اعلم۔

دعاء بعد الجنازہ کی شرعی حیثیت

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں (۱) کہ دعا بعد از جنازہ شرعاً ثابت ہے یا نہیں۔ آیا خلفاء راشدینؓ کے عہد مبارک میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔ یا نہیں (۲) کھانا سامنے رکھ کر ختم پڑھنا درست ہے یا نہیں (۳) گیارہویں شریف حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی یہاں کے لوگ ہر ماہ کی گیارہویں رات کو سالم دودھ شیخ صاحب کی نیاز کر کے بانٹ لینا۔ جز و ایمان سمجھتے ہیں اور دودھ نہ بانٹنے والوں کو لعن طعن کرتے ہیں کیا یہ صحیح ہے۔ (۴) اذان بعد دفن میت کے گورستان میں قبر پر کھڑے ہو کر اذان دینا یہاں کے عوام وخواص مسنون سمجھتے ہیں کیا یہ صحیح ہے۔

﴿ج﴾

دعاء بعد نماز جنازہ نہ حضور ﷺ سے منقول ہے اور نہ خیر القرون میں معمول۔ اس لیے بدعت سیئہ ہے۔ جس کا ترک کرنا لازم ہے۔ فقہاء نے بھی اسے ممنوع لکھا ہے (۲) بدعت ہے۔ ترک کر دینا لازم ہے۔ یہ طریقہ جائز نہیں اگر نذر ہے۔ تب بھی جائز نہیں اور اگر بلا نذر حضرت پیران پیر صاحب کو متصرف فی الامور سمجھتا ہے اور نفع وضرر کا مالک سمجھتا ہے۔ تب بھی جائز نہیں اور اگر یہ عقیدہ نہ ہو۔ تو تعین دن کے ساتھ بدعت ہے۔ بلا تعین جائز ہے (۴) اذان بعد دفن بدعت سیئہ ہے۔ ترک کرنا لازم ہے۔ شامی ج ا صفحہ ۶۶۱ پر اس کو بدعت لکھا ہے۔ واللہ اعلم

قبرستان کی نا قابل استعمال زمین بیچ کر قبرستان ہی کے لیے متبادل جگہ خریدنا

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک قبرستان جو کہ آبادی میں گھر چکا ہے۔ جس کی حفاظت کی کوئی صورت نہیں اس کا تھوڑا سا رقبہ تقریباً کنال کے قریب باقی ہے۔ جہاں پر کوئی قبر وغیرہ نہیں ہے۔ اور سیم زدہ ہے۔ اور گڑھے وغیرہ ہیں۔ لوگ وہاں پر پائخانہ پیشاب کرتے ہیں۔ اور جہاں پر قبریں ہیں وہ بھی سیم کی وجہ سے بیٹھتی جارہی ہیں اور بازار کے بالکل متصل ہے۔ باقی ماندہ رقبے کو فروخت کر کے اس کے متبادل پانچ ایکڑ رقبہ ملتا ہے۔ وہ لیا جا سکتا ہے۔ یا نہیں اور اس کی باقی رقم سے اس کی چاردیواری بھی بنائی جاسکتی ہے۔ اور واقف نے استبدال وغیرہ کی کوئی شرط وغیرہ نہیں لگائی اور اہل محلہ بھی اس بات پر متفق ہیں کہ اس رقبہ کو فروخت کر کے متبادل رقبہ خریدا جائے۔ بینوا توجروا

﴿ج﴾

مقامی طور پر معتمد علیہ علماء اور قبرستان کی انتظامی کمیٹی پوری تحقیق کرے۔ اگر واقعۃً یہ جگہ کسی بھی صورت میں قبروں کے لیے استعمال میں نہیں لائی جاسکتی۔ اور لوگوں نے یہاں مردے دفن کرنا چھوڑ دیے ہیں۔ اور لوگ اس کا ناجائز استعمال کرتے ہیں یا کسی کے قبضہ کرنے کا خطرہ ہے۔ تو ایسی صورت میں ضائع ہو جانے سے بچانے کے لیے اس کو فروخت کر کے اس کی رقم سے قبرستان کے لیے مناسب زمین خریدنا جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

نماز جنازہ کے فوراً بعد اور دفن کے بعد دعاء کرنے کا حکم

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارہ میں کہ میت کو دفن کر کے بعد اس

کی قبر پر کھڑا ہو کر یا بیٹھ کر بارفع یدین دعا مانگنا از روئے حدیث وفقہ ثابت ہے یا نہیں۔ (۲) صلوٰۃ جنازہ کے بعد دعا مانگنا صحیح ہے یا نہیں (۳) قبر پر اذان جو دی جاتی ہے۔ کیا از روئے شریعت جائز ہے یا نہ۔ نوٹ ہر سوال کا جواب کتب معتبرہ فقہ حنفیہ سے دیکر مشکور فرمائیں۔ سائل غلام صدیق ڈیروی

ج

نماز جنازہ کے بعد دفن سے پہلے مروجہ دعا جو اکثر دیار میں علی الالتزام مانگی جاتی ہے۔ سخت بدعت ہے۔ جس کا ثبوت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے بالکل نہیں ملتا۔ نہ فقہاء کرام نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ بلکہ فقہاء نے برعکس عبارات لکھی ہیں۔ جو چیز حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں نہ ہو اور نہ صحابہ کرام اور تابعین کے زمانہ میں ہو اس کو بدعت کہا جاتا ہے اور بدعت کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔ کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار نیز دوسری حدیث میں ہے۔ من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهورد.

درمختار ج اول ص ۶۴۷ میں ہے. ثم یکبران مافاتهما بعد الفراغ نسقا بلا دعاء ان خشیا رفع المیت علی الاعناق نیز قاضی خان بہامش العالمگیر یہ مطبوعہ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ ص ۱۹۲ جلد اول ص ۱۷۶ میں مسبوق کے متعلق لکھا ہے. ثم یکبر ثلاثا قبل ان یرفع الجنازة متتابعاً لا دعاء فیها. جس کا حاصل یہ ہے کہ مسبوق سے جتنی تکبیریں رہ گئی ہیں۔ اس کو پے در پے ادا کرے۔ حتیٰ کہ ان کے درمیان میں جو دعا ہے۔ وہ بھی نہ پڑھے کیونکہ اگر وہ دعا پڑھنے لگ جائے گا۔ اتنے میں میت اس کے سامنے سے اٹھالی جاوے گی۔ تو اس کی نماز باطل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ جیسا کہ البحرالرائق مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی ج ۲ ص ۱۸۵ میں تصریح فرمائی ہے ثم عندهما یقضی مافاته بغیر دعاء لانه لوقضی الدعاء رفع المیت فیفوت له التکبیر. ان عبارات سے صاف معلوم ہوا کہ نماز کے بعد میت اٹھانی چاہیے۔ نہ یہ کہ وہ کافی دیر پڑی رہے اور عوام دعا مانگتے جائیں۔ البتہ دفنانے کے بعد دعا ثابت ہے اور وہ بالکل جائز ہے۔ جیسا کہ حضورؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اپنے بھائی میت کے لیے دعا مانگو۔ فانه الان یسئل اور ظاہر بات ہے میت سے سوال دفن کے بعد ہوتا ہے نہ کہ قبل۔ نیز جس حدیث میں آتا ہے۔ اذاصلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء تو اس سے مراد دعاء اثناء صلوٰۃ ہے. جیسا کہ ابن ماجہ نے اس پر باب باندھا ہے۔ ''اذا'' کے جواب میں جب فا آ جائے تو اس سے ہمیشہ کے لیے تعقیب نہیں لی جاتی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا واذا رکع فارکعوا واذا قرأ فانصتوا یا یہ مقولہ اذا کانت الشمس طالعة فالنهار موجود

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز جنازہ میں نیت باندھ کر جو دعاء پڑھی جاتی ہے اس کے بعد سلام پھیر کر اسی جگہ کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنی چاہئے یا نہیں؟ صحابہ کرامؓ کا کیا طریقہ تھا.....

جواب حضور ﷺ وصحابہ کرامؓ تابعین وائمہ صالحینؒ کے زمانہ میں اس کا کہیں ثبوت نہیں ہے۔اور کسی امر کو از خود بغیر ثبوت شرع کے موجب ثواب سمجھنا بدعت سیئہ ہے۔(ج۱ص۱۹۰،۱۹۱)

(۲) سوال: ایک رواج یہ ہے کہ جب کسی کے عزیز کی موت کی خبر آتی ہے تو اس کی برادری کے لوگ اور آشنا اور دوست اس کے پاس تعزیت کیلئے آتے ہیں اس کو تسلی بھی دیتے ہیں اور میت کی مغفرت کیلئے دعائے خیر بھی کرتے ہیں۔کیا شرعی طور پر یہ درست ہے۔

جواب: اس کو تعزیت کہتے ہیں اور یہ مستحب ہے۔لیکن ہر آنے والے کا سب کو دعاء کیلئے کہہ کر ہاتھ اٹھوانا اور اس کو تعزیت کا حصہ سمجھنا یا تعزیت کیلئے ہر آنے والے کا ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنے کو مسنون سمجھنا غلط ہے۔(فتاوی مفتی محمود ج۳ص۵۴)

تعزیت کیلئے ہر آنے والے کا ہاتھ اٹھا اٹھا کر دعاء کرنا سنت سے ثابت نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جب لوگ میت کو دفن کر کے گھر واپس آجاتے ہیں تو تین دن تک تعزیت کیلئے بیٹھ جاتے ہیں۔اور لوگ افسوس کیلئے آنا شروع ہوتے ہیں. پھر ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگتے ہیں ایک آتا ہے پھر دوسرا آتا ہے۔الغرض تین دن تک لوگ آتے رہتے ہیں۔اور ہاتھ اٹھا کر دعاء کرتے ہیں میت کیلئے۔اب بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اجتماعی دعا ہاتھ اٹھا کر مانگنی ثابت نہیں۔اس کو چھوڑ دو ورنہ بدعت ہو جائے گی۔دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ ویسے فارغ بیٹھے رہتے ہیں گپیں مارتے ہیں، حقہ پیتے ہیں، اگر دعاء مانگی جائے تو کیا اس میں حرج ہے۔تو کیا یہ دعاء میت کیلئے بدعت ہے یا کہ سنت ہے؟

جواب تعزیت کا مطلب ہے اہل میت کو تسلی دینا اور صبر میں رغبت دلانا اور ان کیلئے صبر کی اور میت کیلئے بخشش کی دعاء کرنا صاحب مصیبت اور اہل میت کی تعزیت کرنا مستحب ہے محلّہ والوں اور قرابت داروں اور دوست آشنا کو تعزیت وغمخواری کیلئے جانا باعث ثواب ہے۔تعزیت کا وقت موت کے وقت سے تین دن تک ہے۔اور اس کے بعد وہاں کے لوگوں کیلئے مکروہ ہے۔

تعزیت کیلئے سب سے بہتر وہ الفاظ ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے تعزیت کے وقت کہے وہ یہ ہیں:

اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُسَمًّى.

یا یوں کہے: اَعْظَمَ اللّٰهُ اَجْرَكَ وَاَحْسَنَ اللّٰهُ عَزَاءَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ:

صرف زبان سے تعزیت کرے: ہر بار آنے والے کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا درست نہیں: اس کو ترک کرنا چاہیے۔حضور ﷺ صحابہؓ تابعینؒ سے ثابت نہیں ان کی اطاعت میں فلاح ہے۔(فتاوی مفتی محمود ج۳ص۱۲۹،۱۳۰) اور صفحہ۱۵۴ میں فرماتے ہیں: بدعت سیئہ ہے: صحابہ کرامؓ وتابعین وسلف صالحین سے منقول نہیں اور نہ خیر القرون میں معمول ہے۔اس لیے اس پر التزام کرنا اور مخالفین پر انکار کرنا گناہ ہے۔اس کا ترک کرنا لازم ہے۔

سوال: [۱] جنازہ پڑھنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ہے یا نہیں۔ تین دفعہ قل شریف یا گیارہ دفعہ پڑھ کر امام سے ملا کر جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نماز جنازہ کے بعد اجتماعی ہیئت سے دعا مانگنا اور ہاتھ اٹھا کر مانگنا چونکہ ثابت نہیں اس لیے بدعت ہے جس سے بچنا لازم ہے (ج ۳ ص ۱۵۵)

سوال: [۲] متوفی کو دفن کرنے کے بعد اکھٹے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: [۲] ثابت نہیں ہے بلکہ بدعت ہے۔ نفس دعاء مانگنا مسنون ہے۔

سوال: [۳] متوفی کے گھر پر فاتحہ ہاتھ اٹھا کر کہنا جائز ہے یا نہیں اور قل خوانی تیسرے دن کو کرنی درست ہے: بدعت ہے: شرک ہے: یا جائز ہے؟

جواب؛ [۳] نفس تعزیت اور اہل میت کو صبر کی تلقین کرنا اور میت کی مغفرت کی دعاء کرنا مسنون ہے (فتاوی مفتی محمود ج ۳ ص ۱۵۵، ۱۵۶) اور ۱۵۷ میں فرماتے ہیں لیکن اس طریقہ سے کہ نماز جنازہ کے فوراً بعد میت کو رکھ لیتے ہیں اور درود شریف قل وغیرہ پڑھتے ہیں اور پھر دو دفعہ دعا کرتے ہیں جائز نہیں

فقہاءؒ نے نماز جنازہ کے بعد دوبارہ دعا کرنے کو مکروہ اور ممنوع لکھا ہے.... نماز جنازہ خود دعا لِلْمَیِّت ہے اس میں اور کسی ایزاد وایجاد کی حاجت نہیں دین وہی معتبر ہے جو رسول اللہ ﷺ سے صحابہؓ تابعین وتبع تابعین نے نقل کیا ہے الخ اور ۱۵۸ میں فرماتے ہیں: نماز جنازہ کے بعد دعاء نہ تو حدیث سے ثابت ہے اور نہ خیر القرون میں یہ طریقہ جاری تھا۔ کہ جنازہ کے بعد دعاء کی جائے اور فقہائے عظام نے منع فرمایا ہے الخ۔

اور صفحہ ۱۴۴ میں عنوان ہے نماز جنازہ کے بعد فاتحہ خوانی کو ضروری سمجھ کر نا بدعت ہے۔ (پھر سوال کے جواب میں فرماتے ہیں) صورۃ مسئولہ میں بعد از جنازہ جمع ہو کر گیارہ دفعہ قل شریف پڑھنا اور درود شریف پڑھنا پھر دعاء مانگنا جیسا کہ مروج ہے: بدعت ہے (اور ج ۳ صفحہ ۴۶ میں فرماتے ہیں) نماز جنازہ کے بعد قبل از دفن دعاء مانگنا بدعت ہے: بعد از دفن جائز ہے: نماز جنازہ چونکہ ایک دعاء ہے الخ اس طرح صفحہ ۱۴۹ میں سوال جواب دیکھو: (سوال ۳) جنازہ کے بعد متصل مجموعی طور پر بیٹھ کر کچھ تسبیح وغیرہ پڑھ کر امام صاحب کامل کر کے دعاء مانگنا جائز ہے یا نہ اور مٹھائی وغیرہ تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں:

جواب: ایصال ثواب برائے اموات کے استحباب میں کچھ تامل نہیں. بلا قیود ورسوم مخترعہ کے ایصال ثواب الی الاموات جائز ہے۔ لیکن جب تخصیص اور التزامات مروجہ ہوں۔ تو نا درست اور باعث مواخذہ ہو جاتا ہے۔ اور دفن سے پہلے دعا مانگنا بھی صحیح نہیں الخ (فتاوی مفتی محمود ج ۳ ص ۱۴۹، ۱۵۰)

د مولانا مفتی محمودؒ فتوی

د جنازے نه پس دعاء

مؤلف

مفتی رحمت الله امین صاحب

په دے رساله کښې دا خبره ثابت کړیشوے ده چه دعاء پس د مانځه د جنازے نه، نه په ولاړه ثابت ده، نه په ناسته، نه مخکښې د صفونو د ماتولو نه، نه پس د ماتولو د صفونو نه بلکه بدعت او ناجائز ده

دارالعلوم دیوبند پشاور

هریانه روډ ټیوب ویل کورونه پشاور

0306-5909372

فهرست مضامین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دجنازے نه پس اودمړی ددفن کولونه پس څلويښت۴۰يااويا۷۰ قدمه چه سرے لاړشي اوبيادعاء اوغواړي دابدعت دے.

سوال: څه فرمائلی دی علماؤددين ددے مسئلے په باره کښې چه آيا دجنازے نه پس دعاغوښتل ياپه قبرباندےاذان کول اوڅلويښت۴۰ يا اويا۷۰قدمه باندےدعاء غوښتل داداحاديثونه اوداجماع اويافقهے نه ثابت دی اوکنه؟ .بينواتوجروا.

جواب: بسم الله الرحمن الرحيم.(۱)دجنازے نه پس ددفن کولونه مخکښې په طريقه درواج دعاء غوښتل مکروه دی.کمافی المرقاة لملاعلی قاریؒ ص۳۲۹ج۳،وفی البحرالرائق ص۱۸۹ج۲ :عبارت مخکښې صفحه۳کښې تيرشوے هلته ئی اوګورئی.

(۲)په قبرباندےاذان کول هم جائزندی کماقال فی الشامية ص۲۸۳ج۱ دا عبارت هم مخکښې صفحه۳کښې تيرشوے هلته ئی اوګورئی.

(۳)ددے شرعاً څه ثبوت نشته .فقط والله تعالیٰ اعلم.

دجنازےنه روستودعاء اوقل خوانی لره ددين جُزء ګرزول دابدعت دے

سوال: څه فرمائلی دی علماؤددين ددے لاندےمسئلےپه باره کښې چه دعاء دجنازے نه روستوفرض ده کوواجب ده اوکوسنت ده اوکه جائز ده اوکه ناجائزده؟

اوکوڅوك دجنازےنه پس مړی ته په دعاء کولوکښې لاس نه اوچتوی اوېدی خلق خفه شي.اووائی چه فلانی مولوی صاحب به دعاء غوښتله اوفلانی مولوی صاحب به غوښتله.

نو لهذا: شریعت کښې ددے ثبوت شته او غوښتل ئې ضروری دی .؟
او په قرآن او په حدیث سره دی لره ختمول پکاردی او کنه ؟
او نه غوښتونکو ته دے وهابی او نجدی او ویلے شی او کنه ؟
او دا د قرآن او د احادیثو او د عَمَل د صحابه کرامو خلاف دے او کنه ؟
او نیاز جمرات او قل خوانی ته عوام او د باندو عالمان دے رسوماتو ته د دین
حصه وائی. دا هم د قرآن او احادیثو او د عمل د صحابه کرامو نه ثابت دی
او کوندی ثابت؟ سائل مولوی محمد مطیع الله صاحب.

جواب: د جنازے نه پس لاس اُچتول او دعاء غوښتل په هیئة اجتماعی
سره داده نبی کریم ﷺ او صحابه کرامو رض او تابعینو رح او سلف الصالحینو رح
په زمانه کښې د چا نه هم ثابت ندی.
ددے وجه نه دی لره ضروری گنړل او ددے په پریخودونکی باندے
طعن او تشنیع کول بدعت سیئه او ناجائزدی. د غه شان رسم قل خوانی
په مروجه طریقه باندے ثابت نه ده. دی لره د دین حصه گرزول
بدعت دے. نو ددے پریخودل لازمی دی. والله اعلم.

د جنازے نه روستو دعاء جائز نده

سوال: څه فرمائلی دی علماؤ دین ددے مسئله په باره کښې چه د
جنازے نه پس لاس اُچتول او دعاء غوښتل جائزدی او کنه؟
که جائزوی نو ددے ثبوت د احادیثو مبارکو نه او د فقهے نه شته کنه؟
او که جائز نه وی نو ددے جواب سره ده اَدِلَّوْ قطعیوو را کړئ.

جواب: د جنازے نه پس دعاء غوښتل د حضور ﷺ او صحابه کرامو رض او تابعینو نه
ثابت نه دی. ددے وجه نه فقهاء دیته ناجائز او مکروه وائی.

لکه څنګه چه ددریمی صدئی هجری فقیه امام ابوبکربن حامد متوفیٰ ٤٥٤ھ اوشیخ الاسلام علامه سعدی متوفیٰ٤٦١ھ فرمائی:
عبارت سره دحوالومخکښ صفحه ٤ کښ تیرشوےهلته ئی اوګورئی.

دجنازے نه پس صفونه ماتول اودعاء کول هم دسنتونه ثابت نه دی

سوال: څه فرمائلی علماؤددین ددے مسئلےپه باره کښ چه یواشتهار می دنظرنه تیرشوےدےچه دهغے عنوان وو چه: نماز جنازه کےبعد صفیں توڑکردعاءمانگناسنت ہے.
(یعنی دجنازے نه پس صفونه ماتول اودعاءغوښتل سنت دی)
نودادعاء صحیح ده اوکه غلطه؟ کوچرته صحیح وی نوواضح ئی کړئی چه سنت مؤکدده اوکوغیرمؤکداوکه غلطه وی نودلیل ئی څه دے.
نبی کریم ﷺ دکومےجنازے نه پس دعاء غوښتلی ده ؟
اویائی ددعاء دغوښتلوحکم فرمائلےدے ؟
اویادصحابه کرامورضوان الله علیهم اجمعین نه څه داسے منقول دی؟

جواب: خورنبی ﷺ اوصحابه کرامو رضؓ اوتابعینوعظام اوتبع تابیعن د جنازے نه پس مستقل دعاء نده غوښتلی داکومه چه نن صبامشهوره ده.
(١) خیرالقرون کښ دامعمول نه وه.نه دصفونودماتولونه مخکښی اونه دصفونودماتولونه روستو.ددےوجه نه دیته مسنون ویل اونه غوښتلوواله بدنامول اوملامته کول بدعت دے.
اوددینه ځان ساتل لازم دی.

دلائل دعدمِ جوازدجنازے نه پس دعاء باندے.

سوال: څه فرمائلی دی علماؤوددین ددے مسئلےپه باره کښې چه دجنازے نه پس دعاء جائزده اوکنه ؟

یانورڅه ثبوت دقرآن اوداحادیثونبوی ﷺ نه شته اوکنه ؟بینواتوجروا.

جواب: دلائل دعدم جوازدعاء روستو دجنازےنه په صفحه ٥,٦ کښې اوکورئی.دنبی کریم ﷺ اوصحابه کرامو رضی اوتابعینواوسلف اِلصالحینونه چه هیڅ چرته ثبوت نه وی.نودغه لازمول.اودغی ته موجب ثواب ویل.اوپه تارکینوباندی انکارکول اوددینه اختلاف اونزاع پیداکول بدعت سیئه دے.مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَاهٰذَامَالَیْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ(الحدیث مشکوة) اوددے هیئت سره چرته هم دعاء منقول نده:ددے وجه نه ددے پریخودل لازم دی.حضرت علامه مفتی کفایت الله صاحب قدس سره یوفتویٰ پیش کوم.کله چه دجنازے نه پس داجتماعی دعاء هیئت کذائیه منقول اوپه خیرالقرون کښې معمول ندے اودمانعینوددعاء اجتماعی دلائل اوفق بماکان علیه السلف الصلحین دی اوقوی دی نوددے وجه نه ددے دعاء اجتماعی مروجه پریخودل لازمی دی.

محمدکفایة الله کَانَ اللهَ لَهٗ اوحضرت مفتی صاحب رحمة الله علیه دفتوے شاته ددارالعلوم دیوبندمهردےاودمفتی محمدشفیع دیوبندی صاحب تصدیق دے (الجواب صحیح)

دجنازےنه روستوددعاء نه کولودوجه نه امام دامامتیٔ نه ختمول صحیح ندی

سوال: څه فرمائلی دی علمائےدین ددے لاندے مسئلےپه باره کښې. چه یوکس دیومسجدامام دے.اوحنفی مذهب واله دے.اوپخپله عالم

دے.داحادیثواودکتابونودفقهے حنفی په بنابانـدےدجنازے نـه پـس مستقلاًپه جمع دعاء لازمولوته مکروه وائی.نوپه دی بنابانـدےهغـه د جنازےنه پس دعاء نکوی.ددےمسئلے دوجه نه څه خلق دی امام لره ده امامتئ نه په ختمولوباندےاصرارکوی.اودی امـام پسـے مـونځ کولونه خلق منع کوی.

دریافت طلب:امردادے چه یوعالم باعمل اومتشرع اوامـام صرف ددے وجه نه دامامتئ نه معذول کولےشی(یعنی ختمولےشی)اوپه دےامام پسی مونځ کونکو لره بنده ونکی په حقه دے اوکنه؟ بینواتوجروا.

جواب:دجنازےنه پس اجتمـاعی شـکل سره دعاء کـول دفقهـاؤو او احنافوپه نزد مکروه ده. چه داکوم پیش امام په سوال کښ ذکرشوے دهغه قول اوعمل صحیح دے.په دے بنابانـدےدےلره دمامـت نـه ختمول صحیح ندی.په 'بحر' کښ دی وَلَا يَدْعُوْ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ (ص۱۸۳ ج۲) دغه شان ملاعلی قاریؒ لکی. وَلَا يَدْعُوْ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ لِأَنَّهُ يُشْبِهُ الزِّيَادَةَ فِي صَلَاةِ الْجَنَازَةِ.فقط والله اعلم.

صرف دجنازےنه پس ددعاء نه غوښـتلوپه وجـه بانـدے.یادیتـه پـه مکروه ویلوپه وجه بانـدے.یوعالم باعملَ اوچه دحنفی مـذهب مقلدوی اوچه پدی کښ دویم څه عیب مانع عن استـحقاقِ امامـت نـه وی. نو نه پدےبانـدےعیبجن کیـږی اونـه پدےبانـدےقابل دملامتیا ګرزی .اونه دلره په دےبانـدےدامامتئ نه ختمولےشی.

په مقتدیانوبانـدے لازم دی.چه هغه آئمؤو دجماعتونواوپـه علماؤبانـدے په داسے مسئلوکښ.داسے مؤاخذات پریګدی اودعلمـاؤددین قـدر

وکړي.په داسې مسئلوکښې پریوتل اوپه مسلمانانوکښې افتراق پیدا کول جائزندي.دغه شان دمسجدامام لره هم پکاردي چه عوام الناس لره په داسې مسئلوباندې په حکمت اومصلحت اومینې او محبت سره پوهه کړي. والله اعلم.

دجنازې مونځ په اصل کښې دمړي دپاره دعاء ده ددې وجه نه دجنازې نه پس یوه دعاء هم مشروع نده.

سوال: څه فرمائلي دي علماؤددین ددې مسئلې په باره کښې چه دجنازې نه پس لاس اچتول اودعاء غوښتل جائزدي اوکنه ؟ سخه قول اوفعل پدې باندې دنبي اکرم ﷺ یادصحابه کرامو رض یادامام اعظم رح شته ؟

بینواتوجروا.

جواب: دجنازې نه پس اوددفن نه مخکښې دعاء کول مکروه دي. دسلف الصالحینوپه زمانه کښې دادعاء بالکل نه وه دغه شان په احادیثوکښې اوپه اقوالودفقهاؤکراموکښې ددې څه ثبوت نشته.البته ورستوددفن نه ددعاء ثبوت شته.چه هغې لره علامه شامي رح په جلداول صفحه ٦٦١ .کښې رانقل کړې دي.عبارت صفحه ٧، کښې اوګورئي. دغه عبارت نه صفاء معلومیږي چه دعاءددفن کولونه روستوده.ځکه چه فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ الفاظ پدې باندې دلالت کوي.شامي په دغه صفحه کښې لکلي دي چه دمسبوق امام دسلام ګرزولونه پس تکبیراتولره متصلًا اداکوئي.ځکه چه دسلام نه پس مړې فورًا اُچتولې شي.

بحرالرائق جلدثاني ص١٨٥کښې دي:

وَقُيِّدَ بِقَوْلِهِ بَعْدَ الثَّالِثَةِ لِأَنَّهُ لَا يَدْعُو بَعْدَ التَّسْلِيمِ كَمَا فِي الْخُلَاصَةِ.

دغه شان سیراجیه کښې دي: وَلَا يَقُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ السَّلَامِ.

ددے تمامو فقهاؤ د عبارتونونه معلومیږي چه دا دعاء یو شنیع بدعت دے. او خاص کر د التزام سره کول ئې نور هم ندي ښه او کوم ځائے کښې چه د دعاء ثبوت راغلے دے. د دغه نه مراد قبل از دفن دعاء نده. کنې فقهاؤ به ددے خلاف قدم نه اوچتولے. بلکې بعد از دفن مرادده. او پدي باندے د عبدالله بن سلام قول حمل کولے شي. هغه فرمائلي دي. إِنْ سَبَقْتُمُونِي بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالدُّعَاءِ. او دکومې دعاء چه په احادیثو او په اقوالو د صحابه ؓ کښې ثبوت نه وي پدے باندے څنګه دا الفاظ حمل کولے شي.

دغه شان دا حدیث کوم چه بدعتیان حضرات پیش کوي چه.

إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْجَنَازَةِ فَأَخْلِصُوا الدُّعَاءَ لَهُ. ددے نه قبل از دفن دعاء هرګز مراد نه ده ځکه چه پدے باندے ابن ماجه باب تړلے دے چه ددے نه مراد دعاء فی الصلوة الجنازة ده. یعنی په اثناء تکبیراتو کښې چه کومه دعاء ویلے شي هغه ددے حدیث نه مرادده. بدعتیان وائي چه پدے حدیث کښې فَأَخْلِصُوا الدُّعَاءَ لَهُ دے دا 'فا' دپاره د تعقیب ده. لهذا مطلب دا شو چه جنازے نه پس دعاء غوښتل ددے حدیث نه ثابت شو ددے جواب دا دے. چه دا 'فا' داسے ده لکه څنګه چه په حدیث شریف کښې راغلي دي. إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا: یا: إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً فَالنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ فَمَا هُوَ جَوَابُكُمْ فَهُوَ جَوَابُنَا: والله اعلم.

دعدم دعاء بعدالجنازة تفصيلي دلائل

سوال: څه فرمائلي دی علماؤودین اومفتیانودشرع متین ددے مسئلے په باره کښ:چه زیدددعاء بعدالجنازة نه انکارکوی.اوددے په مقابله کښ عمروائی چه دعاء بعدالجنازة دےوکړلےشی.حَتّٰی تردےپورےوائی چه کوم کس دجنازےنه پس دعاء نه غواړی هغه مرتداوکافردے. لکن تاسودےمسئلےمتنازع فیه لره اززروئےشرع شریف بالتفصیل او بدّلائل واضح کړئی.

جواب: دجنازےنه پس چه کومه مروجه دعاء غوښتلےشی یعني چه د جنازے نه فارغ شی اومخکښ ددفن نه.سره دلاس اچتولونه اودہیئة اجتماعی نه.ددے ثبوت نه ده نبی ﷺنه راغلےدےچه هغه په امت باندےانتهائی شفقت کونکےوو.اونه دخلفائےراشدینونه اونه دهغهؓ دصحابه کرامو ؓ نه او نه دتابعینونه.کوچرته ددےثبوت وےنوهغوئی به زمونږنه پدےکښ سبقت کړےوے.نوپه خیرالقرون کښ عدم ثبوت صفادلیل دےچه دا بدعت اوضلالةدےددے پریخودل لازمی دی.بالفرض کودادعاء مباح شی بیاهم ددے ترك لازمی اوواجب دےپدےوخت کښ څکه چه پدے وخت کښ نه منلوواله ملامته کولےشی.اوخصوصًاخوك چه دادعاء نه غواړی هغئ ته دبُغض دوجه نه کافراومرتدویلےشی.حدیث دعبدالله ابن مسعودؓ صفحه ۹ کښ اوګورئ.

دغه شان دفقهاؤود س مُسَلَّمُ اَصَلُ دلاندےهرامرمباح یامندوب چه عوام الناس دے لره دسنت یادواجب درجه ورکوی.هغه مکروه کرزی

اوددے پریخودل ضروری دی.څنګه چه صاحب ددرالمختاردسجده شُکرپه بحث کښ لیکلی دی.

لِأَنَّ الْجَهَلَةَ يَعْتَقِدُونَهَا سُنَّةً أَوْ وَاجِبَةً وَكُلُّ مُبَاحٍ يُؤَدِّي إِلَيْهِ فَمَكْرُوهٌ الخ ص ۵۷۷ ج۱.

نوچه دادعاءبدعت شوه.نوپدے باندے اصرارکونکی سراسرګمراهی حاصلولوواله دی.اوفعل ددوئی قریب الحرام بلکه حرامیږی.

دغه شان دفقهاؤوکراموعبارتونه صراحةً اودلالةًددے دعاء نفی کوی.

ددے وجه نه بعضے فقهاؤدمحیط نه رانقل کړی دی.

وَلَا يَقُوْمُ الرَّجُلُ بِالدُّعَاءِ بَعْدَ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ.

اودکبیری نه منقلو دی :فی السیراجیة إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ لَا يَقُوْمُ بِالدُّعَاءِ.

اوعلامه ملاعلی قاری مکی حنفی رحمة الله علیه په مرقات شرح مشکوٰة کښ کتاب الجنائزباب المشی بالجنازةوالصلوةعلیها کښ لاندےدحدیث دمَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَنه لکلی دی.وَلَا يَدْعُوْلِلْمَيِّتِ بَعْدَصَلَاةِالْجَنَازَةِلِأَنَّهُ يُشْبِهُ الزِّيَادَةَفِي صَلَاةِالْجَنَازَةِ.(ص۱۷۰ ج۶)

یعنی مونځ دجنازےچه کوم دنبیؐ نه ثابت دے.په هغے کښ دجنازےنه علاوه دعاء وغیره ثابت نده. لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ نودعاءوغیره په سنت باندے.زیاتی کیږی چه دبدعت په صورة کښ ظاهریږی.لهذادعاء دے نه کولےشی.بلکه جنازه خوپخپله دعاءده.لکه څنګه چه علامه شامی وغیره ردالمختارص۶۴۲ ج۱کښ لیکلی دی.اوبزازیه علی هامش عالمګیریه ص۹۰ ج۴کښ لیکلی دی.اودلالةًپه جمله کتابونودفقه کښ ددےدعاءنفی راغلےده اویه درمختارعلی ردالمختارص۶۴۷ ج۱اوشامی، لوفتح القدیر ص۴۶۲ ج۱اوالبحرص۶۸۵ ج۲کښ هم ددغه دعاء ردراغلےعبارتونه

ددے حواله جاتوپه صفحه ۱۱،۱۲ کښې اوګورئی.اوپه معتبراتودفقه حنفی اوپه جمله کتابونودفقه کښې دمسبوق په باره کښې داسے عبارتونه دی چه دهغےعبارتونوحاصل دادےچه کوم کس ده تکبیرثالث نه روستو په جنازه کښې شریك شی نودامام دسلام دارولونه پس به مینځ کښې دعاء نه وائی.ددے وجه نه کودعاء په مینځ کښې قضاء راوړی نوجنازه خلق اوچته وی.اودجنازےمونځ دمړی دأچتولوسره ماتیږی.یعنی سنت طریقه داده چه دجنازے مونځ پوره کولونه پس جنازه فورًا أُچته شی. نوصرف فرض دی اداکړی.ددے وجه نه چه چرته داسے اونه شی چه هغه فرض ئی هم پوره نه شی.اودجنازےدأچتولودوجه نه مونځ بالکل باطل کیږی. داچاهم ندی لیکلی چه دجنازےنه پس دےامام اوقوم سنت دعاء اوغواړی.جنازه به کوی .لهذامسبوق به په تسلئ سره فرض تکبیرونه اوپه مینځ کښې دعاء ګانےاداکوی.

کوچرته ددعاءمورجه ثبوت وےنوتولوفقهاؤکراموبه لیکلےوےځکه چه هغوئی خودمباحاتو پورے هرڅه بیان کړی دی.نوددغه نه بیانول بلکه صراحةً اودلالةً دفقهاؤ نفی کول دادبدعت سیئه دلیل دے .لهذاهیئت اجتماعی سره دعاء غوښتل مخکښې ددفن نه داچرته هم ثابت ندی.البته ددفن نه پس داجتماعی دعاءثبوت شته.هغه بےشکه غوښتلےشی چه په منلوباندےبه ئی دسنت ثواب ملاویږی په مشکوٰة کښې دی.

وَسَلُوا اللّٰهَ لَهُ التَّثْبِيتَ، فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ الحديث.

کوم چه نبی کریمﷺصحابه کراموته دیومړی ددفن کولونه پس فرمائلی وو.دغه شان حضرت ابن مسعودؓ نه روایت دےصفحه ۱۰ کښې اوګورئی.

دغه شان ابوداؤد کښې هم دے دغه روایت هم صفحه ١٠ کښې اوګورئ
شیطان په دے پوهیږی چه په سنت باندے تللوکښې ددے اُمت کامیابی ده
لهذاسنت طریقےنه دےخلق واړولےشي چه ګمراه شي.ددے حدیث په
وجه سره : كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.

هغه په معمولی فرق دسنت نه سړے اوباسی اودغیرسنت التزام پرےولګوی
اوګمراهئ کښې واچوی.لکن مونږه انسانان ناسی یو.ددشمن په دهوکه کښې
پریوزو.الله تعالیٰ دے دےامة لره په سنتو باندےرایوځائے کړی.والله تعالیٰ اعلم

چه دکوموجنازونه پس دعاء اونه غوښتلےشي ددغه مړودخخه ولوتشبهه دهندوانوسره ورکول ډیره غلطه خبره ده

سوال: څه فرمائلی دی علمائےدین ددےمسئلےپه باره کښې چه یوسړی جنازه
اوکړه اودجنازے نه پس ئی دعاء اونه غوښتله بعضےخلقوچه کله ددغه سړی
نه ددغه مسئلےپه باره کښې تپوس اوکړونوهغه اوویل.چه دکوموخلقوپه جنازه
کښې دعاء نده غوښتلےشوے.نوېدےځان پوهه کړئ چه یوهندویعنی کافرئ
خخ کړےدے.اوددغه نه روستوئی په قبرباندےاذان هم وکړو.نودغه
سړےامامت اوخطابت کولےشي اوکنه؟اوداسے الفاظ ویلوپاله دکوم مسلك
سره منسلك دی اوکنه؟

جواب: دجنازے نه پس دعاء کول ددفن کولونه مخکښې دحضور ﷺ
او صحابه کرامو رض اوتابعینونه ثابت نده.نوددےوجه نه فقهاء دیته
ناجائزاومکروه وائی لکه څنګه چه ددریمی صدئی هجری فقیه امام
ابوبکربن حامدفرمائلی دی.

(فوائد بهیه ص۱۵۲ ج۱.نیه ص۵۲ ج۱.فتاوی سراجیه ص۱٦۱ ج۱.مرقاة شرح مشکوة ص۱۷۰ ج۴.بزازیه مع هندیه ص۸۰ ج۱)

داحوالےسره دعبارتونونه صفحه ۱۱، کښې اوکورئي اونورےډیرےحوالې ورسره هم هلته ذکرشوي دي.په دغه کتابونوکښې ددغه دعاء کراهت اوممانعت راغلےدے.احسن الفتاوےوالا په ص۱۱۷ کښې دغه صورت مسئوله کښې ددغه سړي قول ته غلط اوانتهائي قبیح ویلےدے.اودمسلمانانودهندوانو سره تشبهه ورکول انتهائي جهالت دےدغه لره توبه تائب کیدل پکار دي. دغه شان داذان علی القبرهم دشرعي دلیل ثبوت نشته.دےوجه نه بدعت دے دشامي ص۶۶۰ ج۱اوددرالبحارعبارة صفحه۱۱ کښې اوکورئي مخکښې تیرشوے دے. کودغه سړےداسےبدعت کوي.نودمسئلوددین نه جاهل دے.دا دامامتۍ نه ختمول پکاردي.اوکوتوبه تائب شونوبیائي امامتي صحیح ده.فقط والله اعلم.

دجنازے نه پس دعاء په قرون مشهودلهابالخیرکښې هم رواج نه وو

سوال:(۱)دجنازے نه پس لاس اُچتول اودعاء مروجه اجتماعیه غوښتل جائز دي اوکوناجائز؟(۲) دجنازے نه پس دعاء اواسقاط مروجه ته بدعت سیئه ویل جائزدي اوکو ناجائزدي؟(۳)رسمي ختم چه مخي ته ئي طعام اخےوي اوختم کوي.داجائزدي اوکنه؟(٤)دهُمُ الْمُفْلِحُوْنَ مخکې ختم کول.لکه إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ الخ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ وغیره ویل جائزدي اوکنه؟

(۵)دالاندےچه کوم رارواج دي دالفاظ مروجه بعد الصلوٰة جنازه چه دمړي دکټ خې طرف ته کیني اومولوي صاحب وارث دمړي ته قرآن پاك ورکړي او داالفاظ وائي.موجب فدیه دمونځونودے مړي اودرژوددے چه حق دخدائی پاك دےچه دپاسه دستې ددے مړي وو.بعض اداشوي اوبعض ندي اداشوي وغیره وغیره .داویل جائزدي اوکنه؟

جواب: جنازه خوبخپله دعاء ده اسلام چه دمړی دپاره دکومی دعاء طریقه جائزکړے ده.ددے نه پس دعاء په هئیت اجتماعیه سره غوښتل چرته هم ثابت نده بلکه فقهاء کراموددغه نه منع فرمائلےده .اوپه تولوکتابونودفقه کښې ددے ممانعت موجوددےالبته ددفن نه پس اجتماعی دعاء ثابت ده. هغه بےشکه غوښتلےشی نبی کریمﷺصحابوته دیومړی ددفن کولونه پس اوفرمائل سَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ الحديث(مشكوة)

(۲)دابدعت حسنه ندےبدعت حسنه هغه ته وائی چه دهغے منشاءپه زمانه دنبوت کښې موجودوی.هغه وخت کښې دوجه دعدم ضرورت نه نه کیدل .اووس هغے ته ضرورت پیداشوےدے.لکه تَدْوِيْنِ کُتُبِ حَدِيْث وغیره لکن ددعاءاواسقاط وغیره هغه وخت کښې هم داسے وو لکه څنګه چه وس دے. لکن ددےباوجوددحضورﷺاوصحابوپه حالاتوکښې داسےعمل ثابت ندے. اودیته من الدین ویل اوثواب ئې ګنړل دابه ضروربدعت سیئه ګرزی .چه دهغے نه بچ کیدل لازمی دی.(۳)دابدعت دےددےوجه نه چه ثبوت ئې نشته .

(٤)داطریقه هم ثابت نه ده دےوجه نه بدعت دے.

(٥)داطریقه هم په خیرالقرون کښې معمول نه وه.اوسلف الصالحینونه ثابت اومنقول نده .دے وجه نه بدعت دے.والله اعلم

دجنازے نه پس دعاء چه ضروری ګنړی اوپه نه غوښتونکوباندےطعن لګوی په داسے امام پسےمونځ کول مکروه دے.

سوال: څه فرمائلی دی علماؤددین ددے مسئلےپه باره کښې چه دجنازے دسلام نه روسته اودمړی دخخولونه مخکې امام اومقتدیان په جمع باندےلاسونه اُچت کړی اودمړی دپاره دعاء غواړی دادشریعت نه ثابت دی اوکنه؟

اوکوم امام چه دجنازے دمانځ نه پس اودمړی دڅتولونه مخکښی اجتماعی دعاء غواړی نوصرف دے وجه نه دے امام پسے مونځ نه کول څنګ دی. مدلل جواب راکړئ.

جواب: دفقے کتابونولیکلی دی چه دجنازے مونځ پخپله دعاء ده په واسطے دمړی دپاره لهذابله کومه دعاء دجنازے نه پس اوددفن نه مخکښی مشروع نده. صحابه کراموتابعینواوتبع تابعینو نه دادعاء ثابت نده. شامی لیکلی دی ص۶٤۲ ج۱دغه شان خلاصة الفتاوی اوالبزازیه اوشرح مشکوة هم لیکلی دی ددے حوالو عبارتونه صفحه ۱۳ کښی اوکړئ. نومعلومه شوه چه دمړی دجنازے نه پس بله یودعاء هم نشته چه صلوة جنازة پخپله دعاء للمیت ده. لهذا ددے مروجه دعاء لره پریخودل پکاردی او امامت ددے صحیح دے البته کوم څوک دغه دعاء لازم او ضروری ګڼړی اودغے لره هیڅکله هم نه پریږدی اوپه دعاء نه غوښتونکو باندے طعن لګوی نوبیائی امامت مکروه دے. فقط والله اعلم.

دجنازے نه پس په ناسته یاپه ولاړه ددعاء حکم

سوال: څه فرمائی دی علماؤددین ددے مسئلے په باره کښی چه نن صباء بعضے خلق دجنازے نه پس متصلاً یا کینی اویااودریږی اودمړی دپاره دعاء اواستغفار غواړی. دادعاء دحضور ﷺ نه اوصحابه کرامو رض نه قولاً یافعلاً یاتقریراً ثابت ده اوکنه؟ کوثابت وی نودادعاء فرض ده اوکوواجب اوکوسنت اوکومستحب ده. بینواتوجروا.

جواب: دجنازے نه پس اوددفن کولونه مخکښی دعاء غوښتل دحضور ﷺ او صحابه کرامو رض اوتابعینونه ثابت نده نودی وجه نه فقهاء دیته ناجائزاومکروه وائی

(مرقاة شرح مشکوة،فوائدبهيه ص۱۵۲ج۱)ددی حوالوعبارت صفحه ۱٤کښ اوګورئی .اونورے ډیرےحوالی هم ورسره ذکرشوی لګه.

(خلاصة الفتاوی ص۲۲۵ج۱،کتاب المدخل ص۲۲ج۳،فتاوی برجندی ص۱۸۰)

(مجموعه خانی ص۳٤۹،مظاهر حق شرح مشکوة ص۵۸ج٦)

وغیره دی ټولوکتابونوکښ ددے ممانعت اوکراهت منقول دے.

فقط والله تعالیٰ اعلم.

دجنازے نه پس ددعاء شرعی حیثیت

سوال:ماتقولون فی الدعاء بعدصلوة الجنازة متصلًا بالسلام.

تفصیل دسوال په صفحه ۱٤کښ اوګورئی .

جواب:دزید قول صحیح دے په خیرالقرون کښ ددےدعاء څه ثبوت نشته فقهاء داحنافودےدعاء ته مکروه تحریمی وائی.فقط والله اعلم.

دجنازے نه پس ددعاء شرعی حیثیت

سوال:څه فرمائلی دی علماؤددین ددےلاندےمسائلوباره کښ.

(۱)چه دعاء روستودجنازے نه شرعًا ثابت ده اوکنه؟

آیادخلفاء راشدینؓ په عهدمبارک کےددےڅه ثبوت ملاویږی اوکنه؟

(۲)روټئ مخی ته ایخودل اوختم کول صحیح دےاوکنه؟

(۳)دشیخ عبدالقادرجیلانی ګیارهویں(یولسمه)شریف چه ددےځائے خلق د هرےمیاشتےپه یولسمه شپه سالم پئ(شوده)دشیخ صاحب دنزرانےتقسیموی.چه دادایمان یوجزګنړی.اوپئ نه تقسمونکو باندے لعن طعن وائی.نوداطریقه صحیح ده اوکنه.؟

(٤)اذان بعدالدفن دمړی په مقبره کښ په قبرباندےاودریدل اواذان کول ددے ځائےعوام داسنت ګڼړی داصحیح طریقه ده اوکنه؟

جواب:دعاء روستودجنازے نه نه دحضور ﷺ نه منقول ده اونه په خیرالقران کښ معمول.وه.دےوجے نه.بدعت سیئه ده. چه پریخودل ئی لازمی دی.فقهاء هم ددےباره کښ لیکی چه داممنوع ده .

(٢)بدعت دے پرخودل ئی لازمی دی.

(٣)داطریقه جائزنده کوندرشی بیاهم جائزنده اوکوبغیردندرنه حضرت پیران پیرصاحب رح متصرف فی الامور ګڼړی اودنفعی اودنقصان مالك ئی ګڼړی نوبیاهم جائزنده اوکوداعقیده ئی نه وی .نودتعین کولودورځے دوجه نه بدعت دے.اوبغیردتعین نه جائزدے.

(٤)اذان پس ددفن نه بدعت سیئه دے.پریخودل ئی لازم دی.

شامی ج١ص٦٦١ کښ دیته بدعت ویلی دی والله اعلم.

دجنازے نه فوراًروستواودخه ولونه روستو ددعاء حکم

سوال:څه فرمائلی دی علماؤددین اومفتیانودشرع متین ددےلاندے ذکرشوومسائلوباره کښ چه دمړی دخخه ولونه روستودهغه په قبر باندےاودریدل یاکیناستل سره دلاس اچتولونه دعاء غوښتل.داحادیثو اودفقهےنه ثابت دی اوکنه؟

(٢)دجنازے نه پس دعاء غوښتل صحیح دی اوکنه؟

(٣)په قبرچه کوم اذان کیږی داپه شریعت کښ ثابت دےاوکنه؟

(نوټ)دهرسوال جواب دکتابونومعتبرودفقه داحنافونه راکړئ.

سائل غلام صدیق ډیروی.

جواب:دجنازے نه پس اوددفن نه مخکښې مروجه دعاء چه اکثرعلاقو کښې لازمي غوښتلےشي.داسخت بدعت دےچه ددےثبوت دنبي کريم عليه الصلوٰة والتسليم نه بالکل نشته اونه فقهائےکراموددے دجوازفتویٰ ورکړےده.

بلکه فقهاؤددےبرعکس عبارات لکلي دي.کوم شےچه دنبي اکرمﷺ په زمانه کښې نه وو اونه دصحابه کرامو رضؓ او نه دتابعينويه زمانه کښې وو.ديته بدعت ويلےشي.اودبدعت باره کښې حضورﷺفرمائلي دي. كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ..دغه شان په دويم حديث کښې دي. مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَاهَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ.درمختارص٦٤٨ج١ اوقاضي خان ج١ص١٧٦:تفصلي عبارت صفحه ١٦کښې اوګورئ.

چه دهغے حاصل دادےچه دمسبوق نه څومره تکبيرونه تلي دي هغه به يوبل پسے اداکوی حتي چه ددےپه مينځ کښې کومه دعاء ده هغه به هم نه وائي.ځکه کوهغه دعاء وائي نوپه دغه وخت کښې بـه مـړےدده دمخےنه پورته کړےشي.نودده دمانځـه دباطليـدويره پکےده .بلکـه څرنګه چه بحرالرايق ص١٨٥کښې تصريح فرمائلي ده .ددغه عبارت نه صفامعلوميږی چه دجنازےنه پس به مړےفورًا اُچتولےشي.دانه چـه کافي وخته پورےبه داپروت وی اوعوام بـه ورتـه دعاء ګانےکوی.البتـه دخخه ولونه پس دعاء ثابت ده .اوهغه بالکل جائزده.لکه څرنګـه چـه حضورﷺفرمائلي دي چه دخپل رور مړدپاره دعاء غواړئ.

فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ اوظاهره خبره ده دمړی نه سوال دخخه ولونه پس کيږی دانه چه مخکښې ترےکيږی.دغه شان په کوم حديث کښې چه

راځی .إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ.نوددینه مراد دعاء اثناء صلوة ده لکه ځرنګه چه ابن ماجه پدےباندےباب تړلےدےد"اذا" په جواب کښ چه کله "فا" راشی نوددغےنه همیشه دپاره تعقیب نشی اخستلے.لکه حدیث شریف کښ دی.

إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانْصِتُوا.

اویادامقوله چه:إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةٌ فَالنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ.

ترجمه تمام شد بروزاتوار بوقت pm۱۱:۳۳بتاریخ ۱۰.۲.۲۰۱۸بمطابق ۲٤.٥.١٤٣٩ھ احقرولی الله مسلم یارغفرله.

رد رسومات اور بدعات کیلئے بہترین مکمل مدلل سیٹ

اس سیٹ میں ہر بدعت پر مستقل رسالہ ہے جس میں قرآن و حدیث کے دلائل موجود ہیں اور اس کے بعد فقہ او علمائے دیوبند کی کتابوں کے حوالے کثرت موجود ہیں۔ جو ہر عالم اور طالب العلم کیلئے خصوصاً اور عواموں کیلئے عموماً مفید سیٹ ہے اور معاشرے کی اصلاح کیلئے اور رسم رواج کے خاتمہ کیلئے بہترین تحفہ ہے۔

مولف: مفتی رحمت اللہ امین (باجوڑی)

کتاب کا نام

(۱) دمړی دکورنه خوراک
(۲) عید میلاد النبی ﷺ
(۳) حقیقت الدعاء بعد صلوٰۃ الجنازہ
(۴) مفتی محمود کا فتویٰ نماز جنازہ کے بعد دعا
(۵) حیلہ اسقاط کی شرعی حیثیت
(۶) عرس کی شرعی حیثیت
(۷) یا رسول اللہ یا علیؓ یا بابا کہنا
(۸) سنتوں کے بعد اجتماعی دعا
(۹) دعاء بحق فلان په حنفی مذهب کښې
(۱۰) ضاد کا صحیح مخرج
(۱۱) گیارویں شریف کی شرعی حیثیت
(۱۲) فرض نماز کے بعد دعاء
(۱۳) عالم الغیب کون ہے
(۱۴) د جنازے نه بعد دعا
(۱۵) رسم و رواج اور بدعاتوں کا طوفان
(۱۶) درود تاج و درود لکھی وغیرہ
(۱۷) زیارت القبور للنساء
(۱۸) روزہ میں انجکشن لگوانا
(۱۹) سید الانبیاء کے نام سن کر انگوٹھے چومنا
(۲۰) محمدی نماز
(۲۱) دموټئ لفظی ترجمه او مسائل کورس
(۲۲) مسائل سجدہ سہو 364 مسائل
(۲۳) آیا مړی اوری
(۲۴) دلقمان حکیم نصیحتونه
(۲۵) مسائل عیدین وقربانی وصدقہ الفطر
(۲۶) قضائی عمر و شب برات مع ۲۳ رمضان
(۲۷) زه د هدایت کتاب یم
(۲۸) نادان مسلمان
(۲۹) د مفتی محمود عقیده
(۳۰) زاد الطالبین اعراب والا
(۳۱) شرح زاد الطالبین
(۳۲) دریا کا رسزاو په تندی دتور دداغ حکم
(۳۳) قرآن خوانی پر اجرت
(۳۴) کن لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں
(۳۵) خیر الوصول پشتو ترجمہ
(۳۶) دمجاہد مقام
(۳۷) حکمرانوں کیلئے نصیحت
(۳۸) دناریینه و زنانه مانځه کښې فرق
(۳۹) په یو مجلس کښې درے طلاقه څه حکم لری
(۴۰) عذاب القبر حق
(۴۱) بشریۃ النبی ﷺ
(۴۲) فضائل و مسائل اعتکاف
(۴۳) پرچم نبوی ﷺ
(۴۴) مالی بدنی پریشانی کا حل
(۴۵) فضائل و مسائل رمضان
(۴۶) اتحاد الامۃ فی الصوم والعیدین فی الشریعۃ
(۴۷) دکانړی کربنه
(۴۸) دمرگ نه پس ژوند
(۴۹) سنت کے موافق مسلمان میت کی تدفین
(۵۰) دوسیلے اقسام
(۵۱) مات النبی ﷺ
(۵۲) شان صحابہ
(۵۳) امر بالمعروف ونهی عن المنکر
(۵۴) حقوق الوالدین
(۵۵) قبروں پر خلاف سنت اعمال
(۵۶) بشریت النبی
(۵۷) انا خاتم النبیین

دچاپ ځای
الهدی ... پرنټرز
091-2580182
0300-5991873
0315-5991873